خضر نوٹس (تفسیر بیضاوی ششماہی اول)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جامعۃ المدینہ فیضانِ اسلام (نائٹ) سعید آباد بلدیہ ٹاؤن کراچی

محمد خضر

اپنی کتب کی کمپوزنگ

اپنی رائے کے اظہار

یا کہیں لفظی یا شرعی غلطی کی صورت میں رابطہ فرمائیں:

WhatsApp 0302-2719112

باقی تمام نوٹس حاصل کرنے کے لیے ویب سائیٹ وزٹ کریں: (کنٹرول پریس کر کے کلک کریں)

https://muhammadkhizarnotes03022719112.my.canva.site

ھدایات

فونٹس کے سائز کو 12 رکھا گیا ہے کیونکہ زیادہ صفحات سے نفسیاتی طور پر چیز زیادہ لگتی ہے + لسٹ کی صورت میں بات اگلی لائن میں چلی جاتی ہے۔لہذا اپنے موبائل کو Rotate کر کے مطالعہ فرمائیں۔۔۔

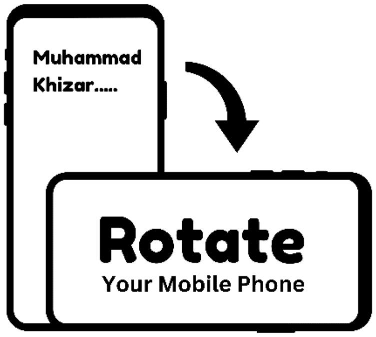

اسے لازمی پڑھ لیجئے!

---

1. بندہ کے **نوٹس** کی خصوصیت یہ ہے کہ آپکو ہر جگہ ایک ہی پیٹرن ملیگا یعنی بلاوجہ الفاظ کو، عنوانات کو یا ذیلی عنوانات کو تبدیل کرنا مطالعے میں دلچسپی کا تو باعث ہوتا ہے لیکن سبق یاد کرنے میں یہ چیز مشکل پیدا کرتی ہے۔جبکہ ایک ہی پیٹرن کو سامنے رکھتے ہوئے، پوائنٹس کے ساتھ چیزیں فوراً یاد ہو جاتی ہے
2. ایک اور اہم بات وہ یہ کہ نوٹس چونکہ طلبہ بناتے ہیں لہذا وہ ترجمہ کرتے ہوئے ترتیب، اردو کی فصاحت وبلاغت، روانگی وغیرہ کو پیشِ نظر نہیں رکھتے۔انہی باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان تمام باتوں پر فوکس کیا گیا ہے جس میں Artificial Intelligence کی جگہ جگہ مدد لی گئی ہے تاکہ یہ نوٹس امتحانات کے لیے مکمل موزوں ثابت ہوں۔یہی وجہ ہے کہ بندہ کے نوٹس آپ کو کم صفحات کے ملیں گے مگر انکی عمدگی زیادہ ہوگی۔**وما توفیق الا باللہ** البتہ **دس عقیدے** کے نوٹس **مکمل** بنائے گئے ہیں۔

تنبیہ! یہ نوٹس ابھی علمائے کرام سے چیک نہیں کروائے ہیں آپکو اسکا جنوری 2025 کا نسخہ مل رہا ہے ان شاءاللہ 2026 رمضان المبارک کے بعد فائنل ورژن Proper Website کی صورت میں مل جائیگا۔۔لہذا ابھی غلطی کے احتمالات موجود ہیں لیکن پیپر کے قریب ہونے کی وجہ سے آپکو کام مکمل کرنے سے پہلے دیئے جارہے ہیں

چند بنیادی سوالات

سوال: مصنف کا تعارف لکھیں

جواب: ششماہی ثانی کے نوٹس میں ملاحظہ کریں۔۔

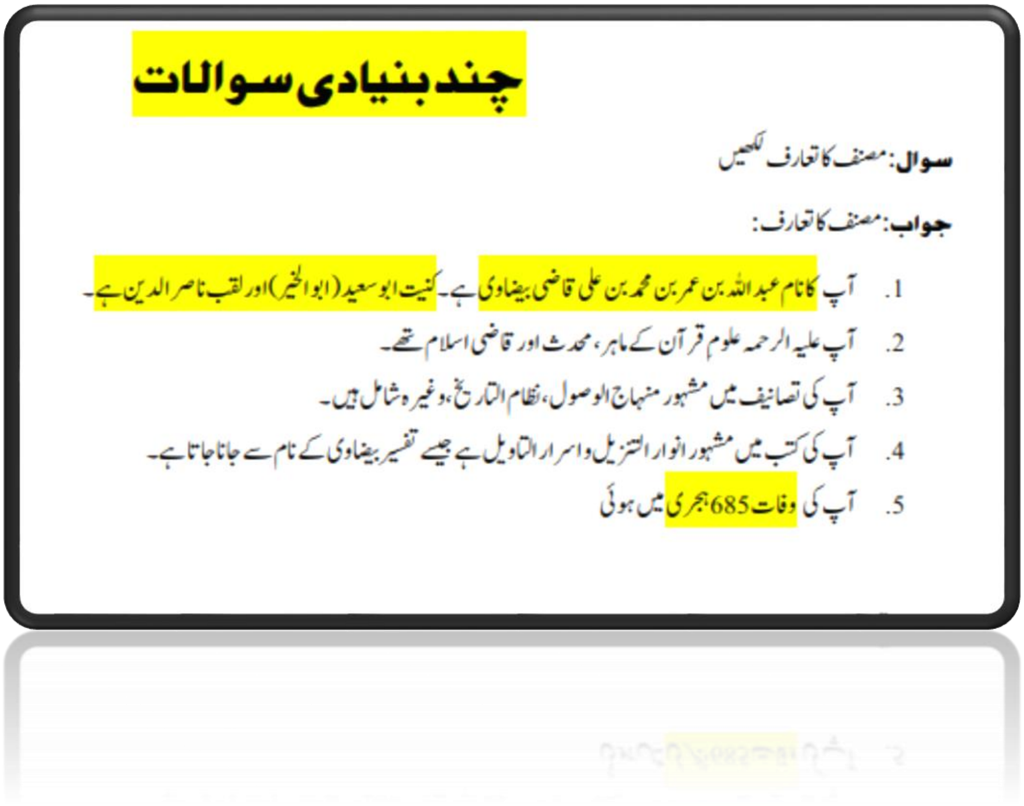

چند بنیادی سوالات

سوال: مصنف کا تعارف لکھیں

جواب: مصنف کا تعارف:

1. آپ کا نام عبد اللہ بن عمر بن محمد بن علی قاضی بیضاوی ہے۔ کنیت ابو سعید (ابو الخیر) اور لقب ناصر الدین ہے۔
2. آپ علیہ الرحمہ علوم قرآن کے ماہر، محدث اور قاضی اسلام تھے۔
3. آپ کی تصانیف میں مشہور منہاج الوصول، نظام التاریخ، وغیرہ شامل ہیں۔
4. آپ کی کتب میں مشہور انوار التنزیل واسرار التاویل ہے جسے تفسیر بیضاوی کے نام سے جانا جاتا ہے۔
5. آپ کی وفات 685 ہجری میں ہوئی

آغازِ سُخَن

سوال: قرآن کے چیلنج پر کون سے قبیلے کے لوگ خاموش ہو گئے ؟

جواب: قبیلہ عدنان کے فصحاء اور قحطان کے بلغاء

سوال: آیات محکمات اور آیات متشابہات کو کیا کہا جاتا ہے ؟

جواب: آیات محکمات کو ام الکتاب اور متشابہات کو رموز الخطاب کہا جاتا ہے

سوال: علم تفسیر کے بارے میں کچھ بتائیں

جواب؛ علم تفسیر تمام علوم دینیہ کا سر دار اور اصل ہے اور قواعد شرعیہ کی بنیاد اور اصل ہے

سوال: قرآت کتنی مشہور ہیں؟

جواب؛ آٹھ قسم کی ۔

سوال: تفسیر بیضاوی کا مکمل نام بتائیں؟

جواب: انوار التنزیل واسرار التاویل

سوال: سورۃ فاتحہ کے نام تحریر کریں

جواب:

1. فاتحہ الکتاب
2. ام القرآن
3. اساس
4. وافیہ
5. کافیہ
6. الشافیہ
7. دعا
8. صلوۃ
9. سورۃ الکنز
10. سورۃ الحمد
11. سورۃ الشکر
12. سورۃ الشفاء
13. تعلیم السملۃ
14. سبع مثانی

سوال: سورۃ فاتحہ کو فاتحۃ الکتاب اور ام القرآن کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: اس کی تین وجوہات ہیں۔

1. یہ قرآن کی ابتدا کرنے والی ہے گویا کہ یہ قرآن کی اصل ہے اور اسی وجہ سے اسے اساس بھی کہا جاتا ہے۔
2. یہ اللہ پاک کی حمد و ثناء، معنی تعبد، اور وعد و وعید پر مشتمل ہے۔
3. یہ سورت تمام احکام نظریہ و عملیہ پر مشتمل ہے۔

سوال: سورۃ فاتحہ کو سورۃ الشفاء یا شافیہ کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: حدیث پاک میں ہے **ھی شفاء من کل داء**

سوال: سورۃ فاتحہ کو سبع مثانی کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: اس کی 3 وجوہات ہیں۔

1. کیونکہ اس کی بالاتفاق سات آیات ہیں۔

اسطرح کہ بعض نے **بسم اللہ** کو ایک آیت شمار کیا نہ کہ **انعمت علیھم** کو۔

جبکہ بعض نے **انعمت علیھم** کو ایک آیت شمار کیا نہ کہ **بسم اللہ** کو۔

2. یا یہ کہ نماز میں اس کو دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے
3. یا یہ کہ یہ دو مرتبہ نازل ہوئی۔
   a. مکہ میں نماز کے فرض ہونے کے وقت
   b. مدینے میں قبلے کی تبدیلی کے وقت

سوال: سورۃ فاتحہ مکی ہے یا مدنی؟

جواب: سورۃ فاتحہ مکی بالنص ہے اللہ پاک نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: **ولقد اتینک سبعا من المثانی**

سوال: بسم اللہ سورۃ فاتحہ کا جزء ہے یا نہیں اختلاف تحریر کریں؟

جواب: مکہ و کوفہ کے قراء اور ان کے فقہاء اور ابن مبارک اور امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ سورۃ فاتحہ اور تمام سورتوں کا جزء ہے

جبکہ مدینہ، بصرہ، شام کے قراء اور ان کے فقہاء امام مالک اور امام اوزاعی کے نزدیک بسم اللہ سورۃ فاتحہ اور دیگر سورتوں کا جزء نہیں ہے۔

جبکہ امام اعظم ابو حنیفہ سے اس بارے میں کوئی تصریح نہیں ہے۔ تو گمان کیا گیا ہے کہ ان کے نزدیک بھی بسم اللہ سورۃ فاتحہ یا دیگر سورتوں کا جزء نہیں ہے۔ جبکہ امام محمد بن حسن سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: **ما بين الدفتين كلام الله تعالى**

سوال: تسمیہ سورۃ فاتحہ کا جزء ہے امام بیضاوی کے نزدیک اس پر دلائل لکھیں؟

جواب: تسمیہ سورۃ فاتحہ کا جزء ہے امام بیضاوی کے نزدیک اس پر چار دلائل درج ذیل ہیں۔

1. حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فاتحة الكتاب سبع آيات، اولاهن بسم الله الرحمن الرحيم یعنی سورہ فاتحہ کی سات آیات ہیں اور پہلی آیت بسم اللہ ہے
2. حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورہ فاتحہ کی قرات کی اور بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين کو ایک آیت شمار کیا
3. **اجماع قولی** یعنی اس بات پر تو اجماع ہے کہ جو دو گتوں کے درمیان ہے وہ کلام اللہ ہے لہذا ثابت ہوا کہ بسم اللہ بھی سورۃ الفاتحہ کا جزء ہے۔
4. **اجماع فعلی** یعنی تسمیہ کے مصاحف میں ثابت ہونے پر تو اتفاق ہے حالانکہ تجرید قرآن میں اتنا مبالغہ کیا گیا ہے کہ امین کو بھی نہیں لکھا گیا لہذا تسمیہ کا لکھا جانا اس بات پر دلالت ہے کہ یہ قرآن کی آیت ہے اور سورۃ الفاتحہ کا جزء ہے۔

سوال: بسم اللہ کے باکا متعلق کیا ہے

جواب: بسم الله اقرء ہے کیونکہ تسمیہ کے بعد جو آرہا ہے وہ **مقروء** اور **متلوہ** ہے۔ نیز ابدء یا ابتدائی کو لانے کی صورت میں مطابقت نہیں پائی جاتی اور نہ ہی یہ مابعد پر دلالت کر رہا ہے۔

سوال: بسم اللہ میں معمول کو مقدم کرنے کے کیا فوائد ہیں؟[1]

جواب: اور اس پر دلائل درج ذیل ہیں:

---

[1]) یعنی اقرء بسم اللہ کی جگہ بسم اللہ اقرء کیوں نکالا گیا۔۔۔

1. بسم اللہ میں معمول کو مقدم کرنا زیادہ اچھا ہے۔۔
2. اللہ پاک کا فرمان بسم اللہ مجرھا (اس میں بھی بسم اللہ مقدم ہے)
3. ایاک نعبد کیوں کہ
   a. یہ اہم ہے
   b. اختصاص پر دلالت کر رہا ہے۔
   c. تعظیم میں داخل ہے
   d. اور وجود کے موافق ہے۔

سوال: اسم باری تعالی کو قراءت کے لیے کیا بنایا گیا ہے؟

جواب: آلہ بنایا گیا ہے کیوں کہ فعل جب تک تام نہیں ہوتا جب تک اس کی ابتدا اسم باری تعالی سے نہ کی جائے نیز اس بارے حدیث پاک میں فرمایا گیا: کل امر ذی بال لا یبدا فیہ بسم اللہ فھو ابتر۔

سوال: تسمیہ میں باء کونسا ہے؟

جواب: کہا گیا ہے کہ باء مصاحبت کے لیے ہے اور اس صورت میں معنی ہو گا متبرکا باسم اللہ تعالی اقرء۔۔ تا کہ بندے جان لیں کہ کس طرح اللہ پاک کے نام کے ساتھ برکت حاصل کرنی ہے۔۔ حقیقتا کونسا ہے

سوال: بسم اللہ کے با کا اعراب بتائیں

جواب: حروف مفردہ کے حق میں ہے کہ ان کو فتح دیا جائے مگر بسم اللہ کے با کو کسرہ دیا گیا ہے حرفیت اور جر کے ساتھ لازم ہونے کی وجہ سے نیز اس میں اس کی لام امر اور لام اضافت کے ساتھ تشبیہ بھی ہے۔

سوال اسم کی اصل کے بارے میں اختلاف لکھا ہے

جواب

بصریوں کے نزدیک یہ ناقص واوی ہے اور اس کی اصل سمو ہے

کثرت استعمال کی وجہ سے آخر کے واؤ کو حذف کر دیا گیا، فاء کلمہ کو ساکن کیا اور ہمزہ وصلیہ کا اضافہ کیا تو یہ اسم ہو گیا

بصریوں کے مسلک کے لیے اسم کی وہ گردان ہے جو **اسماء، اسمی، سمّی** اور **سمّیت** کے وزن پر آتی ہے۔

کوفیوں کے نزدیک یہ **سمۃ** سے مشتق ہے مثال واوی ہے اور اس کی اصل وسم ہے

واؤ کو حذف کر کے حمزہ وصلیہ کا اضافہ کیا گیا تو اسم ہو گیا

سوال: اسم کی کیا کوئی اور لغات بھی ہیں؟

جواب:: جی ہاں! سِمٌ اور سَمٌ

سوال: اسم سے کب غیر مسمی اور کب مسمی مراد لیا جائیگا؟

جواب: اگر اسم سے لفظ مراد لیا جائے تو اس سے غیر مسمی مراد ہو گا کیونکہ اسم جدا اور غیر مجتمع آوازوں سے مرکب ہوتا ہے اور امتوں اور زمانوں کے بدلنے سے بدلتا رہتا ہے اور اگر اسم سے ذات مراد لی جائے تو اس سے مسمی مراد ہو گا۔ لیکن یہ اس معنی میں مشہور نہیں ہے۔

نیز اللہ پاک کے ان فرامین تبارک اسم ربک اور سبح اسم ربک میں مراد لفظ ہے کیونکہ جس طرح اسکی ذات وصفات کو نقائص سے پاک کرنا واجب ہے اسی طرح ان الفاظ کو جو ان کے لیے وضع کیے گئے ہیں فحش اور بے ادبی سے پاک کرنا واجب ہے۔

اور اگر اسم سے صفت مراد لی جائے جیسا کہ شیخ ابو الحسن اشعری کی رائے ہے تو اسم کی تقسیم ہو گی جو عین مسمی ہے، جو غیر مسمی ہے اور جو عین مسمی اور غیر مسمی دونوں ہی نہیں ہے۔

سوال: اللہ پاک نے بسم اللہ فرمایا باللہ نہیں وجہ تحریر کریں؟ نیز بسم اللہ میں اسم کے الف کو کیوں حذف کیا گیا؟

جواب: اس لیے کہ برکت اور استعانت اللہ پاک کے اسم کو ذکر کرنے سے ہوتی ہے یا قسم اور برکت کے درمیان فرق کرنے کے لیے بھی ایسا کیا گیا۔[1]

نیز بسم اللہ کے الف کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا گیا اگرچہ رسم الخط کے قانون کا تقاضہ یہی تھا کہ اسے باقی رکھا جائے۔ اور اس الف کے عوض باء کو لمبا کر دیا گیا

سوال: لفظ اللہ کس زبان کا لفظ ہے نیز اس کی اصل کے بارے میں اختلاف تحریر کریں؟

---

[1])یعنی باللہ لکھنے سے یہ شبہ نہ ہو کہ یہ قسم کا ہے۔

جواب: لفظ اللہ عربی زبان کا لفظ ہے۔

نیز اس کی اصل کے بارے میں تین قول ہیں:

1. لفظ اللہ کی اصل مہموز الفاء سے اِلٰہ ہے ہمزہ کو حذف کر کر اس کے عوض میں الف لام لایا گیا اور لام کا لام میں ادغام کر دیا گیا تو اللہ ہو گیا۔ اسی وجہ سے ہمزہ قطعی کے ساتھ یا اللہ کہا جاتا ہے۔ جبکہ الہ اصل میں ہر معبود پر بولا جاتا ہے پھر اسے معبود برحق پر غلبہ دے دیا گیا۔
2. یہ مثال واوی ہے اور اس کا مشتق منہ ولہ بمعنی مخبوط العقل ہے جس کی اصل ولاہ ہے۔
3. یہ اجوف ہے اور اس کا مشتق منہ لاہ ہے اور یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی شئی بلند ہو یا چھپ جائے جیسا کہ اللہ پاک کی ذات بھی لوگوں کی نگاہوں سے چھپی ہوئی ہے اور بلند و بالا ہے۔

کہا گیا ہے کہ یہ سریانی زبان کا لفظ ہے اور اس کی اصل لاھا ہے

سوال: لفظ اللہ کو کب باریک اور کب پر پڑھا جائے گا؟

جواب: اگر اس سے ماقبل حرف مفتوح یا مضموم ہو تو اسے پر پڑھا جائے گا اور اگر ماقبل حرف مکسور ہو تو اسے باریک پڑھا جائے گا جبکہ بعض کے قول کے مطابق اسے ہر حالت میں پر پڑھیں گے۔

سوال لفظ اللہ علم ہے یا صفت؟

جواب کہا گیا ہے کہ لفظ اللہ علم ہے اس پر تین دلائل درج ذیل ہیں۔

1. یہ موصوف تو بن سکتا ہے لیکن صفت نہیں
2. اس ذات واجب کے لیے کسی ایسے اسم کا ہونا ضروری ہے جس پر تمام صفات کا اجرا ہو سکے اور یہ صلاحیت لفظ اللہ کے سوا کسی اور میں نہیں۔
3. اگر اسم جلالت کو وصف مانا جائے تو لا الہ الا اللہ توحید کا فائیدہ نہیں دیگا جس طرح لا الہ الا الرحمن توحید کا فائیدہ نہیں دیتا۔

جبکہ در حقیقت لفظ اللہ وصف ہی ہے لیکن جب اس کا استعمال اللہ پاک کے لیے خاص ہو گیا تو اسے علم کے قائم مقام کر دیا گیا۔

اس پر بھی دلائل درج ذیل ہیں:

1. اللہ پاک کی ذات انسان کی عقل میں نہیں آسکتی جب تک کسی دوسرے لفظ کا لحاظ نہ کیا جائے۔
2. اگر اسے علم مانا جائے تو آیت وھو اللہ فی السموات کا معنی درست نہیں ہو گا۔ اس طرح کہ آسمان ظرف بن جائیگا اور اللہ پاک کا متجسم ہونا لازم آئیگا۔

سوال: رحمن اور رحیم کونسے صیغے ہیں؟

جواب: رحمن اور رحیم دونوں اسم ہیں اور مبالغے کے صیغے ہیں اور رَحِمَ سے مشتق ہیں۔ جیسے غضبان غَضِبَ سے اور علیم عَلِمَ سے۔

رحمن غیر منصرف ہے نیز رحمن، رحیم سے زیادہ بلیغ ہے۔ اسی لیے رحمن دنیاو آخرت کی رحمت کو عام ہے جبکہ رحیم آخرت کی رحمت کے ساتھ خاص ہے

جبکہ جمہور کے نزدیک رحمن و رحیم صفت مشبہ کے صیغے ہیں اور مبالغے کا فائیدہ دیتے ہیں۔

سوال: رحمن کا معنی بیان کریں نیز رحمن کو رحیم پر مقدم کیوں کیا گیا؟

جواب: رحمن کا معنی ہے وہ منعم حقیقی جو رحمت کرنے میں انتہاء کو پہنچے اور یہ معنی اللہ پاک کے علاوہ کسی پر صادق نہیں آتے اسی وجہ سے اسے مقدم بھی کیا گیا اور لفظ اللہ کے فورا بعد ذکر کیا گیا۔

سوال: رحمۃ کی تعریف کریں؟

جواب: رحمت کا لغوی معنی ہے رقۃ القلب و انعطاف یقتضی التفضلَ والاحسانَ یعنی دل کی نرمی اور ایسا میلان جو تفضل اور احسان کا تقاضہ کرے۔

سورۃ فاتحہ آیت: 01

(الحمدللہ)

سوال: حمد کی تعریف کریں؟

جواب: هو الثناء علی الجمیل الاختیاری من نعمة او غیرها یعنی حمد کا معنی ہے افعال جمیلیہ اختیاریہ پر تعریف کرنا چاہے یہ نعمت کے مقابلے میں ہو یا نہ ہو

سوال: مدح کی تعریف کریں؟

جواب: هو الثناء علی الجمیل مطلقا یعنی مدح مطلقا افعال جمیلہ پر تعریف کرنا ہے

سوال: حمد اور شکر کی نقیض کیا ہے؟ نیز شکر کس کے مقابلے میں آتا ہے؟

جواب: حمد کی نقیض ذم ہے اور شکر کی نقیض کفران ہے۔ نیز شکر نعمت کے مقابلے میں آتا ہے،

سوال: شکر کی تعریف کریں؟

جواب: الشکر فی مقابلۃ النعمۃ قولا و عملا و اعتقادا یعنی شکر کہتے ہیں وہ تعریف جو نعمت کے مقابلے میں کی جائے، چاہے قولی، عملی یا اعتقادی ہو

سوال: شکر اور حمد نیز حمد اور مدح کے درمیان کونسی نسبت ہے؟

جواب: شکر اور حمد کے درمیان عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے۔ اور حمد اور مدح کے درمیان عموم خصوص مطلق۔

سوال: استہزاء کی تعریف کریں؟

جواب: قبیح شئ پر کسی کی تعریف کرنا استہزاء کہلاتا ہے۔

سوال: الحمدللہ کی ترکیب کریں؟ اور قرات بیان کریں؟

جواب: الحمد مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور للہ اس کی خبر۔ جبکہ اس کی اصل نصب ہے اور نصب سے رفع کی طرف عدول اس لیے کیا گیا تاکہ یہ حدوث و تجدد کی بجائے عموم حمد اور اثبات حمد پر دلالت کرے۔

الحمدُ للہ کو بکسر الدال اور بضم اللام بھی پڑھا گیا ہے۔

ال سے حمد کی حقیقت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے نیز اس میں ال جنسی ہے اس طور پر کہ جنس تعریف اللہ پاک کے لیے ہے اور کہا گیا ہے کہ الحمد میں ال استغراقی ہے اس طور پر کہ حقیقا ہر بھلائی کو وہی عطا فرمانے والا ہے۔

(رب)

سوال: رب کا معنی بیان کریں؟

جواب: رب اصل میں مصدر ہے بمعنی تربیت کے اور تربیت کہتے ہیں **تبلیغ الشیء الی کمالِہ شیئا فشیئا** یعنی شئ کو اس کے کمال تک آہستہ آہستہ پہنچانا۔

پھر اس کو مبالغۃ لفظ اللہ کی صفت بنا دیا گیا۔ جبکہ بعض نے کہا کہ رب صیغہ ہی صفت کا ہے

سوال: کیا لفظ رب کا اطلاق غیر اللہ پر کیا جاسکتا ہے؟

جواب: لفظ رب کا اطلاق غیر اللہ پر اضافت کے ساتھ ہی کیا جاسکتا ہے۔ جیسے قرآن کریم میں ہے ارجع الی ربک یعنی اپنے بادشاہ کی طرف لوٹ جا۔

(العالمین)

سوال: عالم کسے کہتے ہیں؟

جواب:

1. عالم اس چیز کا نام ہے جس سے علم حاصل ہو۔
2. پھر ان چیزوں پر غلبہ دے دیا گیا جس کے ذریعے صانع کا علم ہو۔
3. جبکہ بعض نے کہا کہ عالم اسم ہے جسے علم والوں کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اور بعض نے یہ کہا کہ یہاں عالم سے مراد لوگ ہیں۔

سوال: رب العالمین کی قرات بیان کریں؟

جواب: ربِ العالمین کو رب العالمین بھی پڑھا گیا ہے۔ مدح یا منادی ہونے کی بناء پر۔

(ملک)

سوال: ملک کی قرات بیان کریں؟

جواب: مٰلِک کو مٰلِک عاصم، کسائی اور یعقوب نے پڑھا ہے جس پر دلیل قرآن کریم کی آیت ہے یوم لا تملِکُ نفسٌ لنفس شیئا والامر یومئذ للہ۔

جبکہ باقی نے مَلِکِ پڑھا ہے جو کہ مختار بھی ہے اور اہل حرمین کی بھی یہی قرات ہے جس پر دلیل قرآن کریم کی یہ آیت بھی ہے لِمَنِ المُلکُ الیوم اور اسی وجہ سے اس میں تعظیم بھی زیادہ ہے۔

1. اور مَلْکِ سکون کے ساتھ
2. اور مَلَکَ ماضی
3. اور مالکا حالت نصب میں مدح یا حال کے طور پر،
4. اور مالِکٌ رفع اور تنوین کے ساتھ
5. اور مَلِکَ بھی پڑھا گیا ہے۔

سوال: مالک اور ملک کی تعریف کریں؟

جواب:

مالک کہتے ہیں جو اعیان مملوکہ میں ہر طرح کا تصرف کرنے والا ہو

مَلِک کہتے ہیں جو امر و نہی کے ساتھ محکومین میں تصرف کرنے والا ہو

(الدین)

سوال: الدین کا معنی بیان کریں؟

جواب: یوم الدین کو یوم جزاء بھی کہا جاتا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں بھی تدین تدان یعنی جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

جب کہ دین کا معنی شریعت اور اطاعت بھی لیا گیا ہے

سوال: مالک صفت ہے لفظ اللہ کی اور لفظ اللہ معرفہ ہے اور مالک نکرہ لہذا اضافت لفظیہ کے ساتھ معرفہ کی صفت بنانا کیسے درست ہو سکتا ہے؟

جواب: یہاں اضافت لفظیہ نہیں بلکہ اضافت حقیقیہ ہی پائی جارہی ہے اس طرح کہ مالک کو ظرف یوم کی طرف مضاف کرکے ظرف کو مفعول کے قائم مقام کر دیا گیا

سوال: ان صفات یعنی (رب العالمین، الرحمن، الرحیم، مالک یوم الدین) بیان کرنے کے کیا مقاصد ہیں؟

جواب: ان صفات کو بیان کرنے سے اس بات پر دلالت کرنا مقصود ہے کہ حمد کی مستحق ذات فقط اللہ پاک کی ذات ہے اور اس کے سواء کوئی حمد کا مستحق نہیں۔

1)رب العالمین اس بات کو واضح کرتا ہے حمد کا سبب مخلوق کو پیدا کرنا اور تربیت فرمانا ہے اور تربیت حمد کو واجب کرتی ہے لہذا رب العالمین حمد کو واجب کرنے کے لیے ہے۔

2،3)رحمن ورحیم اس بات پر دلالت کرتے ہیں اللہ پاک احسان کرنے میں مختار ہے چاہے کرے یا نہ کرے۔

4) مالک یوم الدین تخصیص کو ثابت کرنے پر دلالت کر رہا ہے کیونکہ دنیا میں من وجہ انسان کی ملکیت بھی ثابت ہوتی ہے۔

(ایاک نعبد وایاک نستعین)

سوال: ایاک نعبد و ایاک نستعین کی ما قبل آیت سے کیا مناسبت ہے؟

جواب: جب اللہ پاک حمد اور اس کی بڑی بڑی صفات کو بیان کر دیا گیا اور مخاطب کا علم معلوم معین کے ساتھ متعلق ہو گیا تو پھر ایاک نعبد سے خطاب کیا گیا تاکہ یہ اختصاص پر زیادہ دلالت کرے۔ اور اس کے ذریعے برھان سے عیان کی طرف اور غیبت سے شھود کی طرف ترقی ہو جائے۔

سوال: کلام میں عربوں کی کیا عادت ہے؟

جواب: کلام میں عربوں کی عادت تفنن کرنا ہے یعنی الگ الگ طریقے سے کلام کرنا کبھی ایک اسلوب سے دوسرے اسلوب کی طرف منتقل ہونا اور یہ کلام میں جدت پیدا کرنے اور سامع کو راغب کرنے کے لیے ہوتا ہے چنانچہ خطاب سے غیبت اور غیبت سے تکلم کی طرف اور کے برعکس بھی کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان بھی ہے: حتی اذا کنتم فی الفلک وجرَین بھم اور واللہ الذی اَرسَلَ الرِیاح فتُثیرُ سحابا فسُقناہ

سوال: ایاک کی تحقیق کریں؟

جواب: اس کے بارے میں چار قول ہیں:

1. ایا یہ ضمیر منصوب منفصل ہے اور اس کے آخر میں یاء، کاف اور ھاء لگائے جاتے ہیں تکلم، خطاب اور غیبت کو بیان کرنے کے لیے۔
2. امام خلیل کے مطابق لفظ ایا باقی تینوں حروف کی طرف مضاف ہوتا ہے
3. تینوں حروف یاء، کاف، ھاء ضمائر ہیں اور ایا ایک سہارے کے طور پر ہے
4. مکمل مجموعہ ہی ایک ضمیر ہے یعنی ایاک

نیز اس کا کوئی محل اعراب بھی نہیں ہوتا اور اسے اَیاک اور ھیاک بھی پڑھا گیا ہے۔

سوال: عبادت کی تعریف کریں؟

جواب: عبادت انتہائی درجے کے خشوع وخضوع اور تذلل کو کہتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے یہ فقط اللہ پاک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

سوال: استعانت کی تعریف کریں؟

جواب: استعانت کہتے ہیں طلب المعونۃ یعنی مدد طلب کرنا اور اس کی دو قسمیں ہیں: ضروری اور غیر ضروری

ضروری وہ ہے جس کے بغیر فعل حاصل نہ ہو جیسے فاعل کا قادر ہونا یا فاعل کو فعل کا علم ہونا۔

غیر ضروری وہ ہے جس کے ذریعے فعل آسان ہو۔ جیسے پیدل چلنے والے کو سواری فراہم کرنا۔

سوال: ایاک نستعین میں استعانت سے کیا مقصود ہے؟

جواب: ایاک نستعین میں استعانت سے مقصود تمام اہم اور مشکل کاموں میں مدد کرنا ہے بلخصوص ادائے عبات کے سلسلے میں۔

سوال: ایاک کو مقدم کرنے کی وجہ تحریر کریں؟ نیز ایاک کو مکرر کیوں لایا گیا؟ نیز عبادت کو استعانت پر کیوں مقدم کیا گیا؟

جواب: ایاک کو تعظیم، مہتم بالشان اور حصر کے ہونے کی وجہ سے مقدم کیا گیا ہے۔ نیز عابد کو تنبیہ کرنے کے لیے کہ اول نظر بلاواسطہ معبود کی طرف ہو۔

نیز ضمیر ایاک کو مکرر اس لیے لایا گیا تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ قابل استعانت ذات صرف اللہ پاک کی ہی ہے۔ اور عبادت کو استعانت پر اس لیے مقدم کیا گیا تاکہ تمام آیات کے سرے یکساں ہو جائیں۔

سوال: ایاک نعبد وایاک نستعین میں واؤ کے بارے میں بتائیں نیز نستعین میں قرات بیان کریں؟

جواب: کہا گیا ہے کہ اس میں واؤ حال کا ہے۔ نیز ان دونوں کو نون کے کسرہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے جو کہ بنو تمیم کی لغت ہے۔

سوال: نستعین میں ضمیر جمع کی کیوں لائی گئی نیز اس صورت میں اس کے کیا معانی ہوں گے؟

جواب: اس کی تین صورتیں ہیں:

1. اگر تنہا نماز پڑھ رہا ہو گا تو مراد قاری اور محافظین فرشتے ہوں گے۔
2. جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو گا تو جماعت بھی شامل ہو گی
3. اور اگر نماز سے باہر پڑھ رہا ہو گا تو موحدین بھی شامل ہو جائیں گے۔

نیز اسی وجہ سے جمع کی ضمیر لائے تاکہ اپنی عبادت اور حاجت میں تمام مومنین کو شریک کیا جائے کہ شاید کسی کی برکت سے اس کی عبادت یا حاجت قبول ہو جائے نیز اسی وجہ سے جماعت قائم کرنے کا حکم بھی دیا گیا۔

(اھدنا الصراط المستقیم)

سوال: ہدایت کی تعریف کریں؟

جواب: (**دلالۃٌ بلطف**) ہدایت مہربانی کے ساتھ رہنمائی کرنا ہے۔ اسی وجہ سے یہ فقط خیر میں مستعمل ہے اور اللہ تعالی کا فرمان **فاھدوھم الی صراط الجحیم** طور استہزاء کے ہے۔

نیز اس کی اصل یہ ہے کہ یہ لام یا الی کے ساتھ متعدی ہو لیکن یہاں صلہ کو حذف کر کے بغیر واسطے کے متعدی کیا گیا۔

سوال: ہدایت کی اقسام اور اجناس ذکر کریں؟

جواب: ہدایت کی مختلف قسمیں ہیں جن کا شمار ممکن نہیں البتہ اس کی اجناس محدود ہیں

پہلی جنس وہ قوتیں عطا کرنا جس کی وجہ سے انسان اپنے مصالح تک راستہ تلاش کرنے پر قادر ہوتا ہے جیسا کہ قوت عقلیہ

دوسری جنس ان دلائل کا قائم کرنا ہے جو حق و باطل اور درستگی و بگاڑ کے درمیان امتیاز پیدا کریں

تیسری جنس یہ ہے کہ اللہ کریم نے رسولوں کو بھیج کر اور کتابیں نازل فرما کر رہنمائی فرمائی

چوتھی جنس یہ ہے کہ اللہ کریم لوگوں کے دلوں پر راز کی باتیں منکشف کر دے اور اشیاء کا یہ دیکھنا خواہ بذریعہ وحی ہو یا الہام یا سچے خوابوں کے ذریعے اور یہ قسم کے ساتھ خاص ہے

سوال: سراط کی تحقیق کریں؟ نیز اس کی قرات بھی بیان کریں؟

جواب: سراط **سَرِطَ الطعامَ** سے لیا گیا ہے اور اس کی جمع سُرُطٌ آتی ہے جبکہ صراط کا صاد سین سے بدلا ہوا ہے،
ابن کثیر اور یعقوب نے اسے سین جبکہ ہمزہ نے اشمام[1] کے ساتھ اور باقی قراء نے صاد کے ساتھ پڑھا ہے اور یہی قریش کی لغت ہے اور مصحف عثمانی میں درج ہے۔

نیز اسے لقماً بھی کہا جاتا ہے

[1])زاء کی آواز کی طرح۔

سوال: صراط مستقیم کا معنی تحریر کریں؟

جواب: صراط مستقیم کا معنی ہے سیدھا راستہ اور مراد راہ حق ہے اور کہا گیا ہے کہ اس سے مراد ملت اسلام ہے۔

(صراط الذین انعمت علیھم)

سوال: صراط الذین انعمت علیھم ترکیب کلام میں کیا واقع ہو رہا ہے؟

جواب یہ ما قبل سے بدل بن رہا ہے۔ اور ما قبل کی تفسیر اور بیان کے درجے میں ہے۔

سوال: انعمت علیھم سے کون لوگ مراد ہیں؟

جواب:

1. کہا گیا ہے کہ اس سے مراد انبیاء علیہم السلام ہیں
2. اور بعض نے کہا آپ علیہ السلام اور آپ کے اصحاب مراد ہیں
3. اور بعض نے کہا حضرت موسی اور عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کے وہ اصحاب مراد ہیں جو اپنے دین میں منسوخ و تحریف ہونے سے پہلے تھے۔

سوال صراط الذین انعمت علیھم کی قرات بیان کریں

جواب صراط الذین انعمت علیھم کو صراطُ مَن انعمت علیھم بھی پڑھا گیا ہے

سوال انعام کی تعریف کریں

جواب: ایصال النعمۃ یعنی انعام نعمت پہنچانے کا نام ہے اور یہ نَعمۃ سے ماخوذ ہے نیز نعمت دراصل وہ کیفیت ہے جس سے انسان لذت پاتا ہے

سوال: نعمت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نعمتوں کی کئی قسمیں ہیں جنہیں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ پاک نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها لیکن یہ دو جنسوں میں منحصر ہیں دنیاوی اور اخروی

دنیاوی کی دو قسمیں ہیں وہبی اور کسبی

پھر وہبی کی بھی دو قسمیں ہیں روحانی اور جسمانی

روحانی: جیسے انسان میں روح پھونکنا

جسمانی: جیسے تخلیق بدن۔

کسبی نعمت نفس کو رزائل سے پاک کرنا ہے اور اس کو اچھے اخلاق اور عمدہ صلاحیتوں کے ساتھ مزین کرنا ہے

اخروی نعمت: یعنی اللہ پاک بندے کی کوتاہیوں کو معاف فرما کر اسے اعلی علیین میں ملائکہ مقربین کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ٹھکانا عطا فرمائے۔ اور آیت میں نعمت سے مراد یہی نعمت ہے۔

(غیر المغضوب علیھم ولا الضالین)

سوال: غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کی ترکیب بیان کریں؟

جواب: یہ ماقبل میں الذین الخ سے بدل ہے یا صفت مبینہ یا صفت مقیدہ ہے۔

سوال: غضب کی تعریف کریں؟

جواب: ثوران النفس عند ارادة الانتقام یعنی لینے کے وقت نفس کا جوش مارنا غضب کہلاتا ہے۔ نیز آیت میں اس سے مراد غضب کی انتہاء ہے۔

نیز جب اس کی نسبت اللہ پاک کی طرف ہو تو معنی ہو گا نقصان پہنچانے کا ارادہ فرمانا۔

سوال: مغضوب علیھم سے کون لوگ مراد ہیں؟

جواب: مغضوب علیھم سے یہود اور ضالین سے عیسائی مراد ہیں نیز دوسرے قول کے مطابق مغضوب علیھم سے نافرمان لوگ اور ضالین سے بدعقیدہ لوگ مراد ہیں۔

سوال: غیر کا اعراب بیان کریں؟

جواب: امام ابن کثیر نے غیر کو ضمیر مجرور علیہم سے حال کی بناء پر منصوب پڑھا ہے، یا مفعول کی بناء پر یا استثناء کی وجہ سے بھی منصوب پڑھا ہے۔

سوال: علیھم کا اعراب بیان کریں؟

جواب: علیھم محلا مرفوع ہے مغضوب کا نائب الفاعل ہونے کی وجہ سے۔

جبکہ پہلے والا علیھم محلا منصوب ہے انعمت کا مفعول ہونے کی وجہ سے۔

سوال: ولا الضالین میں لام کونسا ہے؟

جواب: زائدہ ہے جو کہ غیر میں پائے جانے والے معنی کی تاکید کے لیے لایا گیا ہے۔

نیز اس کی دوسری قراءت غیر الضالین بھی ہے۔

سوال: ضلال کا معنی بیان کریں۔

جواب: الضلال العدول عن الطریق السوی عمدا او خطأ

ضلال کا معنی ہے سیدھے راستے سے جان بوجھ کا یا غلطی سے ہٹ جانا۔

سوال: ولا الضالین کی دوسری قراءت بیان کریں؟

جواب: ولا الضألین ہمزہ کے ساتھ

(امین)

سوال: آمین کی ترکیب اور اس کا اعراب بیان کریں؟

جواب: آمین اسم فعل بمعنی استجب کے ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے معنی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اس کے معنی **افعل** کے ہیں نیز یہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے مبنی بر فتح ہے اور الف ممدودہ و مقصورہ دونوں کے ساتھ ہی کلام عرب میں وارد ہوا ہے

سوال: کیا آمین قرآن کا جزء ہے؟

جواب: نہیں بالاتفاق آمین قرآن کا جز نہیں ہے لیکن آمین کہہ کر سورہ فاتحہ ختم کرنا مسنون ہے کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھے جبرائیل نے قرات فاتحہ سے فارغ ہونے کے بعد آمین کی تعلیم دی اور کہا کہ آمین بمنزلہ خط کی مہر کے ہے

اور اس حدیث کے ہم معنی حضرت علی کا ارشاد ہے کہ آمین، رب العالمین کی مہر ہے اس نے اپنے بندے کی دعا اس پر ختم کی۔

سوال: آمین بالجھر یا بالخفی ہونے کے بارے میں اختلاف لکھیں؟

جواب:

شوافع کے نزدیک امام آمین بالجھر کہے گا کیونکہ وائل بن حجر سے مروی ہے کہ آپ ﷺ ولاالضالین پڑھنے کے بعد آمین کہتے تھے اور آمین کہتے وقت آواز کو بلند رکھتے تھے

احناف کے نزدیک امام اعظم سے منقول ہے کہ امام آمین نہ کہے اور ان کی مشہور روایت یہ ہے کہ امام آہستہ کہے جیسا کہ عبد اللہ ابن مغفل اور حضرت انس کی روایت ہے

نیز مقتدی بھی امام کے ساتھ آہستہ آواز میں آمین کہے گا اس لیے کہ آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے جب امام ولاالضالین کہے تو تم آمین کہو اس لیے کہ ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں پس جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے

سوال: سورۃ فاتحہ کی فضیلت میں کچھ احادیث ذکر کریں؟

جواب:

1. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہاآپ علیہ السلام نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی سورت کے بارے میں خبر نہ دوں جس کی مثل تورات، انجیل اور قرآن میں نازل نہیں کی گئی؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں یارسول اللہ بتائیے۔ آپ نے فرمایا وہ فاتحہ الکتاب ہے وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا
2. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں تھے کہ اچانک ایک فرشتہ آیا اور اس نے عرض کی۔ دو نوروں کے ساتھ خوش ہو جایئے جو آپ کو عطا کیے گئے اور آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے وہ فاتحۃ الکتاب اور سورہ بقرہ کی آخری آیات ہیں
3. حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ پاک قوم پر حتمی طور پر عذاب بھیجنے کا ارادہ فرماتا ہے پس ان کے بچوں میں سے کوئی بچہ قرآن پاک میں الحمد للہ رب العالمین پڑھتا ہے پس اللہ تعالیٰ اس کو سنتا ہے تو ان سے 40 سال تک عذاب اٹھالیتا ہے

سوال: سورۃ بقرۃ کے بارے میں بتائیں؟

جواب: سورہ بقرۃ مدنی ہے اس مین 287 آیات ہیں